کریما سعدی

مع اُردو حواشی

تصنیف : شیخ شرف الدین سعدی شیرازی
تحشیہ ، محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبۂ قادریہ
○ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ۸

8

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　حامداً ومصلیاً ومسلماً

حضرت شیخ کا نام شرف الدین لقب مصلح الدین ہے اتابک سعد بن زنگی کی نسبت سے سعدی تخلص اختیار کیا جسکے زمانے میں آپنے شعر وشاعری کا آغاز کیا علم وفضل میں شہرۂ آفاق اور پند ونصیحت میں یگانۂ روزگار تھے دنیا کے بڑے حصے کا سفر کیا بڑی بڑی تکلیفیں صبر وتحمل سے برداشت کیں آپکی تصانیف میں کریما گلستاں اور بوستاں کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں انکے ترجمے ہوئے ۵ شوال ۶۹۱ھ شب جمعہ راہی جنت ہوئے آپ کا مزار شیراز میں مرجع خلائق ہے۔

در حمد[1] باری تعالیٰ

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما	کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
نداریم غیر از تو فریادرس	توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہدار ما را ز راہِ خطا	خطا درگذار و صوابم نما

در ثنائے[2] پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

زباں تا بود در دہاں جائے گیر	ثنائے محمد بود دلپذیر
حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء	کہ عرشِ مجیدش بود متکا
سوارِ جہانگیرِ یکراںِ براق	کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

خطاب[3] بہ نفس

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت	مزاج تو از حالِ طفلی نگشت
ہمہ با ہوا و ہوس ساختی	دمے با مصالح نپرداختی

[1] حمد تعریف باری پیدا کرنے والا تعالیٰ بلند کریما اے بخشش فرمانے والے (اس جگہ اس کا معنی سخی ذکر کرنا چاہئے، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی خزائن العرفان میں فرماتے ہیں سخی وہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے)، بہ بخشائے رحم فرما، اسیر قیدی، کمند قید، ہوا حرص، نداریم ہم نہیں رکھتے، فریادرس فریاد کو پہنچنے والا، عاصیاں گنہگاروں، خطا بخش غلطی در گناہ بخشنے والا، بس کافی، نگہدار محفوظ رکھ، درگذار معاف فرما، صواب سیدھا راستہ، نما دکھا،

[2] ثنا تعریف، پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں تک لے جانے والے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت وسلام بھیجے، تا بود جب تک ہو، دہان منہ، جائے گیر برقرار، محمد حضور سید عالم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک، اس کا معنے ہے وہ ذات جس کی بکثرت تعریف کی گئی، دلپذیر دل پسند، حبیب خدا اللہ تعالیٰ کے محبوب، اشرف انبیاء تمام انبیاء سے افضل، عرش مجید عزت والا عرش (مجیدش میں ش ضمیر ہے اور اس کا معنی ہے اُسکا)، متکا تکیہ گاہ، ٹیک لگانے کی جگہ، جہانگیر جہان کے لینے والے، یکراں تیز رو، براق خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا وہ برق رفتار جانور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج سواری فرمائی، بگذشت گذر گئے، قصر محل، نیلی رواق نیلی چھت والا یعنی آسمان، (ترکیب) سوار جہانگیر موصوف صفت مل کر یکراں براق کی طرف مضاف ہے، دوسرا مصرعہ سوار کی دوسری صفت ہے۔

[3] خطاب بنفس اپنے آپ سے گفتگو، چہل چالیس، عمر عزیز پیاری عمر (عزیزت میں ت ضمیر ہے جس کا معنی ہے تمہاری)، مزاج طبیعت، تو تم، حال حالت، طفلی بچپن، نگشت نہ بدلی، ہمہ تمام وقت (عمر بھر)، ہوا و ہوس حرص ولالچ خواہش، ساختی تونے موافقت کی، دمے ایک لمحہ، مصالح نیکیاں، نپرداختی تو مشغول نہ ہوا،

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار	مباش ایمن از بازیِ روزگار

در مدحِ کرم

دلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم	بشد نامدارِ جہانِ کرم
کرم نامدارِ جہانت کند	کرم کامگارِ امانت کند
ورائے کرم در جہاں کار نیست	وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست
کرم مایۂ شادمانی بود	کرم حاصلِ زندگانی بود
دلِ عالمے از کرم تازہ دار	جہاں را زِ بخشش پُر آوازہ دار
ہمہ وقت شو در کرم مستقیم	کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم

در صفتِ سخاوت

سخاوت کند نیکبخت اختیار	کہ مرد از سخاوت شود بختیار
بہ لطف و سخاوت جہانگیر باش	در اقلیمِ لطف و سخا میر باش
سخاوت بود کارِ صاحبدلاں	سخاوت بود پیشۂ مقبلاں
سخاوت مسِ عیب را کیمیاست	سخاوت ہمہ دردہا را دواست
مشو تا تواں از سخاوت بری	کہ گوئے بہی از سخاوت بری

در مذمتِ بخیل

اگر چرخ گردد بکامِ بخیل	ورا اقبال باشد غلامِ بخیل

۱ مکن: نہ کر۔ تکیہ: اعتماد، بھروسہ۔ ناپائیدار: ہمیشہ نہ رہنے والی، بے ثبات۔ مباش: نہ ہو۔ ایمن: بے خوف، نڈر۔ بازی: کھیل، گردش۔ روزگار: زمانہ۔

۲ مدح: تعریف۔ کرم: شرافت۔ خوان: دسترخوان۔ بشد: ہوگیا۔ نامدار: مشہور۔ کامگار: کامیاب۔ امان: پناہ، حفاظت (یعنی کرم تجھے امن میں کامیاب کریگا، بعض نسخوں میں امانت کی جگہ زمانت ہے)۔ ورائے: سوا، بڑھ کر۔ گرم تر: پسندیدہ، رائج۔ مایہ: سرمایہ۔ شادمانی: خوشی۔ حاصل: نفع، نتیجہ۔ عالم: جہان۔ تازہ دار: خوش رکھ۔ پُر آوازہ: شہرت سے پُر۔ مستقیم: ثابت قدم۔ آفریننده: پیدا کرنے والا۔

۳ سخاوت: عطا، بخشش۔ اختیار: اپنانا، پسند کرنا۔ بختیار: قسمت والا، بخت کا مددگار۔ لطف: مہربانی۔ جہانگیر: جہان لینے والا، مشہور، جہان کا حاکم۔ اقلیم: ولایت، ملک۔ میر: سردار۔ صاحبدلاں: دل والے، اولیاءِ کرام۔ مقبلاں: صاحبِ اقبال، نیک بخت۔ مس: تانبا، (مسِ عیب میں اضافتِ تشبیہی ہے یعنی تانبے جیسا عیب)۔ کیمیا: دواؤں کا ایسا مرکب جو تانبے کو سونا بنا دیتا ہے)۔ ہمہ دردہا: (دنیا و آخرت کی) تمام تکلیفیں۔ تاتواں: جب تک ہو سکے۔ بری: بیزار۔ گوئے بہی: بہتری کا گیند۔ بری: تو لے جائیگا (یعنی تو بہتری کے میدان میں سبقت لے جائے گا)۔

۴ مذمت: برائی۔ بخیل: کنجوس، شرعی یا اخلاقی ضرورت کے باوجود خرچ نہ کرنے والا۔ چرخ: آسمان۔ گردد: پھرے، گھومے۔ کام: مقصد۔ ورا: اور اگر، (دراصل وَر اَر ہے)۔ اقبال: بخت ۱۲

دگر[1] در کفش گنجِ قارون[1] بود ‌ ‌ ‌ دگر تابعش رُبعِ مسکوں بود
نیرزد بخیل آنکه نامش بری ‌ ‌ ‌ دگر روزگارش کند چاکری
مکن التفاتے به مالِ بخیل ‌ ‌ ‌ مَبر نامِ مال و منالِ بخیل
بخیل ار بود زاہدِ بحر و بر ‌ ‌ ‌ بہشتی نباشد بہ حکمِ خبر
بخیل ار چہ باشد توانگر بہ مال ‌ ‌ ‌ بہ خواری چو مفلس خورد گوشمال
سخیاں ز اموال بر مے خورند ‌ ‌ ‌ بخیلاں غمِ سیم و زر مے خورند

در صفتِ تواضع[2]

دِلا ! گر تواضع کُنی اختیار ‌ ‌ ‌ شود خلقِ دنیا تُرا دوستدار
تواضع زیادت کند جاہ را ‌ ‌ ‌ کہ از مہر پرتو بود ماہ را
تواضع بود مایۂ دوستی ‌ ‌ ‌ کہ عالی بود پایۂ دوستی
تواضع کند مرد را سرفراز ‌ ‌ ‌ تواضع بود سروراں را طراز
تواضع کند ہر کہ ہست آدمی ‌ ‌ ‌ نہ زیبد زِ مردم بجز مردمی
تواضع کند ہوشمندِ گزیں ‌ ‌ ‌ نہد شاخِ پُر میوہ سر بر زمیں
تواضع بود حُرمت افزائے تو ‌ ‌ ‌ کند در بہشتِ بریں جائے تو
تواضع کلیدِ درِ جنّت ست ‌ ‌ ‌ سرافرازی و جاہ را زینت ست
کسے را کہ گردن کشی در سر ست ‌ ‌ ‌ تواضع از و یافتن خوشتر ست

[1] کف، ہاتھ، ہتھیلی۔ گنج خزانہ، قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا امیر ترین مگر بارگاہِ رسالت کا گستاخ اور زکوٰۃ کا منکر۔ تابع فرمانبردار۔ ربعِ مسکون چوتھائی آباد حصہ، تمام دنیا چونکہ متقدمین حکماء کے نزدیک زمین کا صرف چوتھائی حصہ آباد ہے۔ نیرزد لائق نہیں، یہ مصرعہ جزا ہے، پچھلے دو شعر اور اس شعر کا دوسرا مصرعہ شرط ہے۔ چاکری نوکری۔ التفات توجہ۔ مبر نہ لے۔ مال و منال مال و اسباب۔ زاہد عبادت کرنے والا۔ بحر و بر دریا اور جنگل۔ خبر حدیث۔ توانگر دولت مند۔ خواری، ذلت۔ مفلس نادار، غریب۔ گوشمال سزا۔ بر پھل۔ سیم و زر چاندی اور سونا۔

[2] تواضع عاجزی۔ خلق مخلوق۔ دوستدار دوست رکھنے والی۔ جاہ، مرتبہ۔ مہر سورج پرتو عکس۔ ماہ چاند، یعنی چاند ابتدائی تاریخوں میں خمیدہ ہوتا ہے اس کی اس عاجزی سے اسے آفتاب سے روشنی ملتی ہے تو وہ ماہِ تمام بن جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ عاجزی کمال کا ذریعہ ہے سرفراز سربلند۔ سروراں سرداروں طراز زیب و زینت۔ نہ زیبد زیب نہیں دیتی۔ ز مردم انسانوں سے۔ مردمی مروّت، جوانمردی۔ ہوشمند عقلمند (موصوف) گزیں برگزیدہ، پسندیدہ (صفت)۔ پُر میوہ میوے سے بھری ہوئی یعنی جس طرح میوے سے بھری ہوئی شاخ جھک جاتی ہے اسی طرح صاحبِ عقل عاجزی اختیار کرتا ہے حرمت افزا عزت زیادہ کرنے والی۔ بریں بلند۔ کلید چابی۔ در دروازہ سرفرازی سرداری، سربلندی۔ گردن کشی تکبر، بڑائی۔ خوشتر بہت بہتر ۱۲

۱؎ جاہ مرتبہ ۔ جلال بزرگی ۔ تمتع نفع ۔ عزیز عزت والا ، غالب ۔ گرامی معزز ، بزرگ ۔ مدار نہ رکھ ۔ خلائق مخلوقات ۔ دریغ افسوس ، دور ، برکشی تو بلند کرے گا ۔ تیغ تلوار ، یعنی تلوار کا جھکاؤ اس کی عاجزی ہے اسی لئے اسے مقتول پر بلندی حاصل ہوتی ہے یہی حال عاجزی کرنے والے کا ہے ۔ گردن فرازاں بلند گردن والے ، عالی رتبہ ۔ گدا بھکاری ، منگتا ، خوئی عادت ۱۲

کسے را کہ عادت تواضع بود	ز جاہ و جلالش تمتُّع بود
تواضع عزیزت کند در جہان	گرامی شوی پیشِ دلہا چو جان
تواضع مدار از خلائق دریغ	کہ گردن ازاں برکشی ہمچو تیغ
تواضع ز گردن فرازاں نکوست	گدا گر تواضع کند خوئے اوست

در مذمّتِ تکبّر

تکبر مکن زینہار اے پسر	کہ روزے ز دستش دَر آئی بسر
تکبر ز دانا بود ناپسند	غریب آید ایں معنی از ہوشمند
تکبر بود عادتِ جاہلاں	تکبر نباید ز صاحبدلاں
تکبر عزازیل را خوار کرد	بزندانِ لعنت گرفتار کرد
کسے را کہ خصلت تکبر بود	سرش پُر غرور از تصوّر بود
تکبر بود مایۂ مُدبری	تکبر بود اصلِ بد گوہری
چو دانی ، تکبر چرا میکنی	خطائے کنی و خطائے کنی

۲؎ تکبر اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنا ۔ زینہار ہرگز ۔ اے پسر اے بیٹے ۔ روزے ایک دن ۔ در آئی بسر تو سر کے بل گرے گا ۔ دانا عقلمند ۔ غریب عجیب ، نادر ۔ ایں معنی یہ بات ، جاہلاں بے علم (بعض اوقات کا ذکر بھی جاہل کر دیتے ہیں) عزازیل شیطان کا نام ۔ خوار رسوا ، ذلیل ۔ زنداں جیل ، قید خانہ ۔ لعنت خدا کی رحمت سے دوری ۔ گرفتار قیدی ۔ ... عادت ۔ غرور فریب ۔ تصور خیال فاسد (یعنی اس کا سر بیہودہ خیال کی وجہ سے فریب سے پُر رہتا ہے) مدبری بدبختی ۔ بد گوہری بدذاتی چو دانی جب تو جانتا ہے (کہ تکبر کا انجام اچھا نہیں ہوتا) ۔

در فضیلتِ علم

بنی آدم از علم یابد کمال	نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

۳؎ فضیلت بزرگی ، خوبی ۔ علم جاننا (اس جگہ علم شریعت مراد ہے) ، بنی آدم ، اولاد آدم علیہ السلام ، انسان ۔ حشمت دبدبہ ، شان و شوکت ۔ جاہ مرتبہ ۔ مال و منال مال و اسباب ۔ شمع موم بتی ۔ از پئے علم علم کے لئے ۔ باید گداخت پگھلنا چاہئے ۔ شناخت پہچاننا ۔ (قاعدہ) باید ، شاید یا تواں کے بعد ماضی واقع ہو تو اس سے معنی مصدری مراد ہوتا ہے ۔

۞ ۞ ۞ ۞

خردمند باشد طلبگارِ علم — کہ گرم ست پیوستہ بازارِ علم

کسے را کہ شد در ازل بختیار — طلب کردنِ علم کرد اختیار

طلب کردنِ علم شد بر تو فرض — دگر واجب ست از پئیش قطع ارض

برو دامنِ علم گیر استوار — کہ علمت رساند بدار القرار

میاموز جز علم گر عاقلی — کہ بے علم بودن بود غافلی

ترا علم در دین و دنیا تمام — کہ کارِ تو از علم گیرد نظام

در امتناع از صحبتِ جاہلاں

دلا! گر خردمندی و ہوشیار — مکن صحبتِ جاہلاں اختیار

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش — نیامیختہ چوں شکر شیر باش

ترا اژدہا گر بود یارِ غار — ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

اگر خصمِ جانِ تو عاقل بود — بہ از دوستداری کہ جاہل بود

چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست — کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست

ز جاہل نیاید جز افعالِ بد — وزو نشنود کس جز اقوالِ بد

سر انجامِ جاہل جہنم بود — کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

سرِ جاہلاں بر سرِ دار بہ — کہ جاہل بہ خواری گرفتار بہ

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود — کزو ننگِ دنیا و عقبیٰ بود

ا؎ طلبگار طلب کرنے والا۔ گرم، پُر رونق۔ پیوستہ ہمیشہ۔ ازل ہمیشگی، علمِ الٰہی، وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو۔ بخت نصیب۔ یار مددگار۔ فرض لازم۔ از پئیش اس (علم) کے لیے۔ قطعِ ارض زمین کا طے کرنا، سفر کرنا یعنی علمِ دین ضرور حاصل کرو اگرچہ اس کے لیے سفر ہی کرنا پڑے۔ استوار مضبوط۔ دار القرار جنت۔ میاموز نہ سیکھ۔ غافلی غفلت۔ تمام کافی۔ نظام درستی، بندوبست۔

۲؎ امتناع رک جانا۔ صحبت مجلس۔ گریزندہ بھاگنے والا۔ نیامیختہ نہ ملا ہوا۔ شیر دودھ۔ اژدہا بڑا سانپ۔ یارِ غار گہرا دوست۔ غمگسار غمخوار۔ خصم دشمن۔ دوستدار دوست رکھنے والا۔ ناداں تر زیادہ بے وقوف۔ جاہلی کار جہالت کے کام والا۔ نشنود نہیں سنتا۔ اقوالِ بد بری باتیں۔ سر انجام نتیجہ، آخرکار۔ جہنم دوزخ۔ نکو عاقبت اچھے خاتمے والا۔ دار سُولی۔ گرفتار مقید، یعنی جاہل اور کافر سُولی کے لائق ہے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ حذر پرہیز۔ اولیٰ بہتر۔ ننگ عار، شرم۔ عقبیٰ آخرت۔

کنوں - ابھی تک

در صفتِ عدل

چو ایزد ترا ایں ہمہ کام داد ۔ چرا بر نیاری سرانجام داد
چو عدل است پیرایۂ خسروی ۔ چرا عدل را دل نداری قوی
ترا مملکت پائیداری کند ۔ اگر معدلت دستیاری کند
چو نوشیرواں عدل کرد اختیار ۔ کنوں نام نیکست ازو یادگار
ز تاثیر عدل ست آرام ملک ۔ کہ از عدل حاصل شود کام ملک
جہاں را بہ انصاف آباد دار ۔ دلِ اہلِ انصاف را شاد دار
جہاں را بہ از عدل معمار نیست ۔ کہ بالا تر از معدلت کار نیست
ترا زیں بہ آخر چہ حاصل بود ۔ کہ نامت شہنشاہِ عادل بود
اگر خواہی از نیک بختی نشاں ۔ درِ ظلم بندی بر اہلِ جہاں
رعایت دریغ از رعیت مدار ۔ مرادِ دلِ دادخواہاں برآر

در مذمّتِ ظلم

خرابی ز بیداد بیند جہاں ۔ چو بستانِ خرم ز بادِ خزاں
مدہ رخصتِ ظلم در ہیچ حال ۔ کہ خورشیدِ ملکت نیابد زوال
کسے کآتشِ ظلم زد در جہاں ۔ برآورد از اہلِ عالم فغاں

۱ عدل انصاف - ایزد - اللہ تعالیٰ - کام مقصد
داد دیا - بر نیاری پورا نہیں کرتا - سرانجام
انتہا - داد انصاف - پیرایہ زیور، زینت
خسروی بادشاہی - قوی مضبوط - مملکت
حکومت، بادشاہی - پائیداری مضبوطی -
معدلت انصاف - دستیاری امداد -
نوشیرواں ملک فارس کا بادشاہ جس کے
بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عادل تھا -
تاثیر اثر، آرام آسایش - کام مقصد - آباد
خوش حال - اہلِ انصاف لائقِ انصاف -
مظلوم - شاد خوش - بہ بہتر - معمار آباد
کرنے والا - بالاتر زیادہ بلند - شہنشاہ
مخفف ہے شاہان شاہ کا جو در اصل شاہ
شاہاں (بعض بادشاہوں کا بادشاہ) تھا،
تمام بادشاہوں کا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ
ہے تفصیل کے لئے امام احمد رضا بریلوی کا رسالہ
"نفع شہنشاہ و ان القلوب بید المحبوب
باذن اللہ" ملاحظہ ہو - رعایت حفاظت
دریغ دور - رعیت رعایا - داد خواہاں،
انصاف چاہنے والے، مظلوم -
۲ ظلم زیادتی، بے محل کام خرابی بربادی
بیداد ظلم - بستان باغ - خرم تر و تازہ - خزاں
وہ موسم جس میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے
ہیں - رخصت اجازت - خورشید، سورج،
آفتاب - زوال ڈھل جانا، ختم ہو جانا - آتش
آگ - زد لگائی - برآورد باہر لایا - فغاں فریاد

سود سوگا

١٣٠ ١٣ ١٣

۱ ستمکش مظلوم۔ برآرد نکالے۔ زند لگا دے گی۔ سوز جلن۔ شعلہ آگ کی لپٹ۔ آب پانی۔ گل مٹی (کیچڑ) یعنی مظلوم کی آہ خشک اور تر کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ بیچارہ بے سامان۔ بیندیش سوچ، ڈر۔ گور قبر۔ آزار تکلیف۔ مائل خواہش کرنے والا، راغب۔ دود دھواں، آہ۔ خلق مخلوقات۔ مردم آزاری لوگوں کو ستانا۔ تندرائے بدمزاج،

ستمکش گر آہے برآرد ز دل — زند سوزِ او شعلہ در آب و گل
مکن بر ضعیفانِ بیچارہ زور — بیندیش آخر ز تنگیٔ گور
بآوازِ مظلوم مائل مباش — ز دودِ دلِ خلق غافل مباش
مکن مردم آزاری اے تندرائے — کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خدائے
ستم بر ضعیفانِ مسکیں مکن — کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

در صفتِ قناعت

دلا! گر قناعت بدست آوری — در اقلیمِ راحت کنی سروری
اگر تنگدستی ز سختی منال — کہ پیشِ خردمند ہیچ ست مال
ندارد خردمند از فقر عار — کہ باشد نبی را ز فقر افتخار
غنی را زر و سیم آرائش ست — ولیکن فقیر اندر آسائش ست
غنی گر نباشی مکن اضطراب — کہ سلطاں نخواہد خراج از خراب
قناعت بہر حال اولیٰ ترست — قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست
ز نورِ قناعت برافروز جاں — اگر داری از نیک بختی نشاں

در مذمتِ حرص

ایا مبتلا گشتہ در دامِ حرص — شدہ مست و لا یعقل از جامِ حرص

بے وقوف۔ ناگہ اچانک، رسد پہنچے گا۔ قہر غضب۔ ستم ظلم۔ مسکین فقیر، عاجز۔ رود جائیگا۔ بے سخن بغیر کسی گفتگو کے، بے شک۔

۲ قناعت جو کچھ مل جائے اسے کافی سمجھنا۔ بدست آوری تو ہاتھ میں لائے۔ اقلیم ملک۔ راحت آرام۔ سروری سرداری، بادشاہی۔ تنگدست مفلس و محتاج (اس کے ساتھ یائے خطاب ہے) منال نہ رو۔ ہیچ معمولی بے قدر۔ خردمند عقلمند۔ فقر ناداری۔ عار شرم۔ باشد تھا۔ نبی غیب کی خبر دینے والا۔ افتخار فخر (یہ: الفقر فخری یعنی فقر میرا فخر ہے کی طرف اشارہ ہے)۔ فائدہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا ورنہ آپ چاہتے تو پہاڑ سونے کے بن کر آپ کے ساتھ چلتے۔ امام اہلسنت مجددِ دین و ملت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب کہا ہے:

؎ مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

غنی مالدار۔ زر و سیم سونا چاندی۔ آسائش آرام یعنی مالدار ہمیشہ مال کی تحصیل و حفاظت کی فکر میں غلطاں رہتا ہے اور فقیر اس سے بے نیاز رہتا ہے۔ اضطراب بے چینی۔ سلطان بادشاہ۔ خراج محصول، ٹیکس۔ خراب بنجر زمین، یعنی فقیر کے لئے یہ آسانی کیا کم ہے کہ احکام مالیہ اس سے متعلق نہیں جس طرح ویران زمین پر ٹیکس نہیں لگتا۔ اولیٰ تر بہت بہتر۔ نیک اختر خوش قسمت۔ نور روشنی، وہ چیز جو خود ظاہر ہو اور دوسری کو ظاہر کر دے۔ برافروز روشن کر۔ ۳ حرص لالچ، طمع۔ ایا اے (حرفِ ندا)۔ مبتلا گرفتار، آزمایا ہوا۔ دام جال۔ مست بے خود۔ لا یعقل بیوقوف، بے عقل۔ جام پیالہ۔

مکن[1] عمر ضائع بہ تحصیلِ مال — کہ ہم زرخ گوہر نباشد سفال
ہر آنکس کہ در بندِ حرص اوفتاد — دہد خرمنِ زندگانی بباد
گرفتم کہ اموالِ قارون تراست — ہمہ نعمتِ رُبعِ مسکوں تراست
بخواہی شد آخر گرفتارِ خاک — چو بیچارگاں بادلِ دردناک
چرا میگدازی ز سودائے زر — چرا میکشی بارِ محنت چو خر
چرا میکشی محنت از بہرِ مال — کہ خواہد شدن ناگہاں پائمال
چناں دادۂ دل بہ نقشِ درم — کہ ہستی ز ذوقش ندیم ندم
چناں عاشقِ روئے زر گشتۂ — کہ شوریدہ احوال و سرگشتۂ
چناں گشتہ صیدِ بہرِ شکار — کہ یادت نیاید ز روزِ شمار
مبادا دلِ آں فرومایہ شاد — کہ از بہرِ دنیا دہد دیں بباد

در صفتِ طاعت و عبادت

کسے را کہ اقبال باشد غلام — بود میلِ خاطر بہ طاعت مدام
نشاید سر از بندگی تافتن — کہ دولت بہ طاعت تواں یافتن
سعادت ز طاعت میسر شود — دل از نورِ طاعت منور شود
اگر بندی از بہرِ طاعت میاں — کشاید درِ دولتِ جاوداں
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر — کہ بالائے طاعت نباشد ہنر

[1] تحصیل حاصل کرنے کے لئے۔ ہم زرخ قیمت میں برابر۔ گوہر موتی۔ سفال ٹھیکری (یعنی عمر ایسے گرانمایہ موتی کو مال ایسے خزف ریزے کے حاصل کرنے کے لئے ضائع کر دینا کسی طرح بھی دانشمندی نہیں ہے۔ بند قید۔ اوفتاد واقع ہوگیا۔ دہد دیتا ہے۔ خرمن کھلیان، ڈھیر۔ بباد دادن برباد کرنا، ضائع کرنا۔ گرفتم میں نے فرض کیا۔ قارون دنیا کا امیر ترین آدمی جو انکارِ زکوۃ کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ نعمت دولت۔ ربع مسکون چوتھائی آباد حصہ۔ خواہی شد تو ہو جائے گا۔ خاک مٹی۔ بیچارگاں۔ بے بس لوگ۔ دردناک دردمند (یعنی آخر کار تجھے قبر میں جانا ہے) چرا کیوں۔ میگدازی تو پگھلتا ہے۔ سودا بُرا خیال، فکر۔ میکشی تو کھینچتا ہے۔ بارِ محنت مشقت کا بوجھ۔ خر گدھا۔ خواہی شدن تو ہو جائے گا۔ ناگہاں اچانک۔ پائمال پاؤں سے روندا ہوا یعنی مردہ۔ چناں اس طرح۔ دادۂ تو نے دیا ہے۔ دل دادن سے مراد عاشق ہونا ہے۔ نقش مُہر۔ درم چاندی کا ایک سکہ جس کا وزن ساڑھے چار ماشے ہوتا ہے۔ ذوق لذت۔ ندیم ساتھی، مصاحب۔ ندم پشیمانی عاشق فدا۔ روئے چہرہ۔ شوریدہ پریشان سرگشتہ حیران۔ صید مصدر بمعنی اسم فاعل یعنی شکاری (بعض نسخوں میں بسید بکسر سین یعنی بھیڑیا ہے) شکار سے مراد مالِ دنیا کی تحصیل ہے۔ روزِ شمار قیامت کا دن۔ مبادا نہ ہو (خدا کرے ایسا نہ ہو، یہ کلمۂ دعا ہے) فرومایہ کمینہ۔ کہ از بہرِ دنیا دہد دیں بباد جو دنیا حاصل کرنے کے لئے دین کو برباد کر دے۔ طاعت فرمانبرداری۔ عبادت بندگی، پرستش۔ اقبال بخت۔ میل رغبت۔ خاطر دل، خیال۔ مدام ہمیشہ۔ تافتن پھیرنا۔ دولت (دنیا و آخرت کی) سعادت۔ تواں یافتن حاصل کی جا سکتی ہے۔ سعادت نیک بختی۔ میسر آسان، حاصل۔ منور روشن۔ بندی تو باندھے۔ میاں کمر۔ میاں بستن سے مراد تیار رہنا ہے۔ کشاید کھل جائیگا۔ در دروازہ۔ جاوداں دائمی۔ نہ پیچد نہیں پھیرتا۔ بالا بلند۔ ہنر کمال ۱۲

باب[1] عبادت — وضو تازہ دار   کہ فردا ز آتش شوی رستگار
نماز از سرِ صدق بر پائے دار   کہ حاصل کنی دولتِ پائیدار
ز طاعت بود روشنائی جاں   کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
پرستندۂ آفرینندہ باش   در ایوانِ طاعت نشینندہ باش
اگر حق پرستی کنی اختیار   در اقلیمِ دولت شوی شہریار
سر از جیبِ پرہیزگاری برآر   کہ جنت بود جائے پرہیزگار
ز تقوےٰ چراغِ رواں بر فروز   کہ چوں نیک بختاں شوی نیک روز
کسے را کہ از شرع باشد شعار   نہ ترسد ز آسیبِ روزِ شمار

در مذمت شیطان[2]

دلا ہر کہ محکومِ شیطاں بود   شب و روز در بندِ عصیاں بود
کسے را کہ شیطاں بود پیشوا   کجا باز گردد براہِ خدا
دلا عزمِ عصیاں مکن زینہار   کہ رحمت کند بر تو پروردگار
ز عصیاں کند ہوشمند احتراز   کہ از آب باشد شکر را گداز
کند نیکبخت از گناہ اجتناب   کہ پنہاں شود نورِ مہر از سحاب
مکن نفسِ امّارہ را پیروی   کہ ناگہ گرفتارِ دوزخ شوی
اگر بر نتابد ز عصیاں دلت   بود اسفل السافلین منزلت

[1] باب میں با بمعنی برائے اور آب بمعنے عزت ہے یعنی عبادت کی عزت و حرمت کے لئے بعض نسخوں میں اس کی جگہ "زہے عبادت" اس وقت معنی ظاہر ہے۔ وضو تین اعضاء (ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، چہرہ اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت) دھونا اور چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ تازہ دار وضو پر وضو کر۔ فردا کل (قیامت کا دن)۔ رستگار خلاصی پانے والا۔ سر خیال۔ صدق سچائی، خلوص۔ پائے دار قائم رکھ (دوسرے مصرعہ میں پائیدار مضبوط و مستحکم کے معنی میں ہے)۔ روشنائی روشنی۔ خورشید سورج یعنی جس طرح جہان آفتاب سے روشن ہوتا ہے اسی طرح جان عبادت سے نور حاصل کرتی ہے۔ پرستندہ عبادت کرنے والا۔ آفرینندہ پیدا کرنے والا۔ ایوان محل۔ نشینندہ بیٹھنے والا۔ باش ہو۔ حق پرستی اللہ تعالےٰ کی عبادت۔ اقلیم ملک۔ شہریار بادشاہ۔ جیب گریبان۔ پرہیزگاری خوفِ خدا، برائیوں سے بچنا۔ برآر باہر لا۔ جنت بہشت، یعنی "ولباس التقوےٰ ذلک خیر" پر عمل کرتے ہوئے پرہیزگاری کو اپنا لباس بنالو جنتی بن جاؤ گے۔ تقوےٰ پرہیزگاری۔ چراغ دیا۔ رواں روح۔ بر فروز روشن کر۔ نیک روز خوش بخت یعنی پرہیزگاری جنت میں جانے اور روح کے منور ہونے کا ذریعہ ہے۔ شرع شریعت دین، وہ راستہ جس پر چلنے کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ شعار علامت، وہ کپڑا جو جسم کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے بنیان۔ نہ ترسد نہیں ڈرتا۔ آسیب تکلیف۔ روزِ شمار قیامت کا دن۔

[2] شیطان ابلیس کا نام، سرکش۔ دلا اے دل۔ محکوم تابع، فرمانبردار۔ شب و روز دن رات۔ بند قید۔ عصیان نافرمانی، گناہ۔ پیشوا رہنما۔ باز گردد واپس لوٹے گا۔ یارِ غار گہرا دوست (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال رفاقت سے یہ اصطلاح پیدا ہوئی)۔ مقام جگہ۔ دار القرار جنت۔ عزم پختہ ارادہ۔ زینہار ہرگز۔ پروردگار اللہ تعالےٰ، پالنے والا۔ ہوشمند عقلمند۔ احتراز پرہیز۔ گداز پگھلنا، یعنی گناہ انسان کی تباہی کا باعث ہے جس طرح پانی میں حل کر چینی ناپید ہو جاتی ہے۔ اجتناب پرہیز۔ پنہاں پوشیدہ۔ مہر سورج۔ سحاب بادل، یعنی جس طرح بادل سے سورج چھپ جاتا ہے اسی طرح گناہوں کی سیاہی آئینۂ دل پر چھا جاتی ہے۔ نفسِ امارہ گناہ کا حکم دینے والا نفس۔ ناگہ اچانک۔ گرفتار قیدی۔ نتابد نہ پھیرے۔ اسفل السافلین دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ۔ منزل ٹھکانہ، اترنے کی جگہ۔

مکن خانۂ زندگانی خراب ۔ بسیلابِ فعلِ بد و ناصواب
اگر دور باشی ز فسق و فجور ۔ نباشی ز گلزارِ فردوس دور

دربیانِ شرابِ محبت و عشق

بدہ ساقیا آبِ آتش لباس ۔ کہ مستی کند اہلِ دل التماس
مئے لعل در ساغرِ زرنگار ۔ بود روح پرور چو لعلِ نگار
بیار آں شرابے چو آبِ حیات ۔ کہ یابد ز نوشش دل از غم نجات
شرابِ چو لعلِ رواں بخشِ یار ۔ شرابِ مصفّا چو روئے نگار
خوشا آتشِ شوقِ اربابِ عشق ۔ خوشا لذتِ دردِ اصحابِ عشق
خوش آں دل کہ دارد تمنائے دوست ۔ خوش آنکس کہ دربندِ سودائے دوست
خوش آں دل کہ شیدائے ابروئے دوست ۔ خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست
خوشا مے پرستی ز صاحب دلاں ۔ خوشا ذوقِ مستی ز اہلِ دلاں

در صفتِ وفا

دلا در وفا باش ثابت قدم ۔ کہ بے سکہ رائج نباشد درم
ز راہِ وفا گر نہ پیچی عناں ۔ شوی دوست اندر دلِ دشمناں
مگرداں ز کوئے وفا روئے دل ۔ کہ در روئے جاناں نباشی خجل

سلہ خانہ گھر۔ خراب ویران۔ بسیلاب پانی کی باڑھ۔ ناصواب نادرست یعنی گناہوں کا سیلاب زندگی کی تباہی کا سبب ہے۔ فسق بدکاری۔ فجور زنا، حرامکاری۔ گلزار باغ فردوس اعلیٰ بہشت کا نام۔ سلہ محبت وعشق سے مراد حقیقی محبت ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت پختہ لگاؤ۔ ساقیا اے پلانے والے۔ اس سے مراد شیخ کامل ہے۔ آتش لباس آگ کے لباس والا، سرخ۔ مستی بیخودی۔ التماس طلب، آرزو (ترکیب) کنند فعل، اہلِ دل فاعل، التماس مضاف مستی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی مفعول۔ (ترجمہ) اے ساقی شراب محبت عطا کر کیونکہ اہلِ دل بیخودی کی طلب کرتے ہیں۔ سے لعل لعل ایسے رنگ والا: سرخ، شراب، (مرکب تشبیہی) ساغر پیالہ زرنگار سنہرے نقش والا (ساغرِ زرنگار سے طالبِ صادق کا دل مراد ہے) روح پرور روح کا پالنے والا۔ لعل نگار محبوب کا لعل ایسا ہونٹ (پہلے مصرع میں لعل سے مراد سرخ موتی اور دوسرے مصرع میں ہونٹ مراد ہے یعنی طالب صادق کے نورانی دل میں محبتِ حقیقی، لبِ محبوب کی طرح دلنواز ہوتی ہے) آبِ حیات وہ پانی جس کے متعلق مشہور ہے کہ اسے پینے والا مرتا نہیں۔ عشقِ حقیقی وہ دولت ہے جو انسان کو زندۂ جاوید بنا دیتی ہے اور اس کی برکت سے دل غم سے آزاد ہو جاتا ہے۔ "لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون" کا یہی مفاد ہے۔ لعل ہونٹ روان بخش، روح بخشنے والا۔ لعلِ روان بخش مرکب توصیفی مضاف، یار مضاف الیہ یعنی محبوب کے روح بخش لب ایسا (سرخ) شراب۔ مصفّٰی صاف اور شفاف۔ نگار محبوب (بعض نسخوں میں یہ شعر آئندہ دو شعروں کے بعد ہے) خوشا کیا ہی اچھا ہے آتش آگ۔ شوق تڑپ، لگن۔ ارباب اصحاب ارباب عشق عشق والے۔ لذت مزہ۔ تمنا آرزو۔ بند قید۔ سودا خیال محبت۔ شیدا فدا۔ منزل ٹھکانہ، مقام۔ کوئے گلی، کوچہ۔ مے پرستی شرابِ محبت کی شوقین صاحبدلاں دل والے۔ وہ حضرات جن کے دل اللہ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے زندہ و آباد ہیں۔ ذوق مستی، بیخودی کی لذت (بعض نسخوں میں اہلِ دلاں کی جگہ دلدادگاں (عشاق) ہے) سلہ وفا عہد پورا کرنا۔ ثابت قدم برقرار رہنا، قائم رہنا۔ سکہ مہر۔ رائج جاری۔ درم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا سکہ یعنی وفا مہر ہے جس کے بغیر انسان کھوٹے سکے کے برابر ہے۔ نہ پیچی تو نہ پھیرے۔ عنان لگام، باگ (یعنی وفا از دوست تو دوست دشمنوں کے نزدیک بھی قابلِ قدر ہوتا ہے) مگرداں نہ پھیر۔ جاناں محبوب، دوست۔ خجل شرمندہ (یعنی بے وفا شخص دوستوں کے سامنے بھی شرمسار ہوتا ہے)

منہ پائے بیروں زکوئے وفا / گر از دوستاں می نیرزد جفا

جدائی زاحباب کردن خطاست / بریدن زیاراں خلافِ وفاست

بود بے وفائی سرشتِ زناں / میاموز کردارِ زشتِ زناں

در فضیلتِ شکر

کسے راکہ باشد دلِ حق شناس / نشاید کہ بندد زبانِ سپاس

نفس جز بہ شکرِ خدا بر میار / کہ واجب بود شکرِ پروردگار

تُرا مال و نعمت فزاید زشکر / تُرا فتح از در درآید زشکر

اگر شکرِ حق تا بروزِ شمار / گزاری نباشد یکے از ہزار

دے گفتنِ شکر اولیٰ تر است / کہ اسلام را شکرِ اُو زیور است

گر از شکرِ ایزد نہ بندی زباں / بدست آوری دولتِ جاوداں

در بیانِ صبر

تُرا گر صبوری بود دستیار / بدست آوری دولتِ پائیدار

صبوری بود کارِ پیغمبراں / نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں

صبوری کشاید درِ کامِ جاں / کہ جز صابری نیست مفتاحِ آں

صبوری برآرد مرادِ دلت / کہ از عالماں حل شود مشکلت

سلہ مَنِہ نہ رکھ۔ بیروں باہر۔ نیرزد لائق نہیں۔ جفا بے وفائی۔ زاحباب دوستوں سے۔ بریدن قطع کرنا۔ سرشتِ زناں عورتوں کی عادت۔ میاموز نہ سیکھ۔ کردارِ زشت برا طریقہ۔ سلہ شکر وہ فعل ہے جس سے محسن کی تعظیم ظاہر ہو۔ حق شناس اسم فاعل ترکیبی، اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا یا حق پہچاننے والا۔ نشاید لائق نہیں۔ بندد بند کرے۔ سپاس شکر۔ نفس سانس۔ بر میار نہ نکال۔ واجب لازم، ضروری۔ پروردگار پالنے والا۔ فزاید زیادہ ہوگا۔ فتح کامیابی۔ از در درآید حاصل ہوگی (یہ اشارہ ہے ارشادِ خداوندی لئن شکرتم لازیدنکم "اگر تم شکر کروگے تو میں نعمت زیادہ کردوں گا" کی طرف) روزِ شمار قیامت کا دن۔ گزاری تو ادا کرے۔ یکے از ہزار ہزار میں سے ایک (یعنی تمام عمر شکر کرنے سے ہزارواں حصہ بھی ادا نہ ہوگا) اولیٰ تر بہت بہتر۔ زیور زینت (یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ جب تمام عمر میں بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا تو پھر شکر کرنے کا کیا فائدہ؟ جواب اس اعتراف کے ساتھ کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے، نہ کرنے سے شکر کرنا ہی بہتر ہے وہ رحیم و کریم ہے ہمارے تھوڑے شکر کو قبول کرے تو وہ بھی بہت ہوگا) ایزد اللہ تعالیٰ۔ بدست آوری تو حاصل کریگا۔ جاوداں دائمی۔ سلہ صبر تکلیف برداشت کرنا، نفسانی خواہشات کو روکنا۔ دستیار مددگار۔ دولتِ پائیدار ہمیشہ رہنے والی دولت، دین پر ثابت قدمی۔ نہ پیچند نہیں پھیرتے۔ دیں پروراں دین کے محافظ، علماء و صلحاء۔ کام مقصد۔ مفتاح چابی۔ صبوری صبر۔ برآرد پوری کرے گا۔ کہ بمعنی واؤ عاطفہ یعنی اگر تجھے یقین نہ آئے تو علماء سے تیری مشکل حل ہو جائے گی وہ کتاب و سنت سے اس دعوے کا ثبوت مہیا کریں گے۔ (بعض نسخوں میں دوسرا مصرعہ اس طرح ہے "کہ از عمل آں حل شود مشکلت" معنی ظاہر ہے۔

صبوری کلید درِ آرزوست / کشایندۂ کشور آرزوست
صبوری بہر حال اولیٰ بود / کہ در ضمن آں چند معنی بود
صبوری ترا کامگاری دہد / ز رنج و بلا رستگاری دہد
صبوری کنی گر ترا دیں بود / کہ تعجیل کارِ شیاطیں بود

در صفتِ راستی

دلا! راستی گر کنی اختیار / شود دولتت ہمدم و بختیار
نہ پیچد سر از راستی ہوشمند / کہ از راستی نام گردد بلند
گر از راستی دم زنی صبح دار / ز تاریکیٔ جہل گیری کنار
مزن دم بجز راستی زینہار / کہ دارد فضیلت یمیں بر یسار
بہ از راستی در جہاں کار نیست / کہ در گلبنِ راستی خار نیست

در مذمتِ کذب

کسے را کہ ناراستی گشت کار / کجا روزِ محشر شود رستگار
کسے را کہ گردد زبانِ دروغ / چراغِ دلش را نباشد فروغ
دروغ آدمی را کند شرمسار / دروغ آدمی را کند بے وقار
ز کذاب گیرد خردمند عار / کہ او را نیارد کسے در شمار

[1] کلید چابی۔ کشایندہ کھولنے والا۔ کشور ملک، ولایت۔ اولیٰ بہتر۔ چند معنی چند مفید باتیں مثلاً تعمیلِ الٰہی، قربِ خداوندی، انبیاء و صلحاء کے طریقے کی پیروی اور نتیجے کی بہتری۔ کامگاری کامیابی۔ رستگاری خلاصی، نجات۔ تعجیل جلدی۔

[2] راستی سچائی۔ دولت بخت۔ ہمدم ساتھی۔ بخت نصیبہ۔ یار مددگار۔ نہ پیچد نہیں پھیرتا۔ ہوشمند عقلمند۔ دم زنی سانس لے، بات کرے۔ صبح وار صبح صادق کی طرح۔ تاریکی اندھیرا۔ کنار علیحدگی (اس شعر میں اشکال ہے کہ دوسرا مصرعہ پہلے کو لازم نہیں کیونکہ بہت سے سچ بولنے والے بدستور جاہل رہتے ہیں۔ مولانا محمد اکرم ملتانی نے کہا کہ پہلے مصرعہ کی جزا محذوف ہے یعنی اگر تو صبح صادق کی طرح سچ بولے گا تو اللہ تعالیٰ سے جزائے خیر پائے گا۔ دوسرا مصرعہ دعائیہ ہے یعنی خدا کرے کہ تو جہالت سے دور ہو جائے، در یکتا میں ہے کہ صبح کاذب سورج کی آمد کی خبر میں جھوٹی ہونے کی وجہ سے بے نور ہوتی ہے۔ صبح صادق اس خبر میں سچی ہونے کی بنا پر روشن ہوتی ہے اسی طرح تو علم کی صحیح نورانیت صداقت ہی سے حاصل کر سکے گا۔ مزن دم سانس نہ لے۔ زینہار ہرگز۔ یمیں دایاں۔ یسار بایاں۔ یعنی راستی وجہِ فضیلت ہے اسی لئے دائیں ہاتھ کو جو افضل ہے راست کہا جاتا ہے۔ گلبن پھول کا پودا۔ خار کانٹا۔

[3] کذب جھوٹ، خلافِ واقع بات۔ ناراستی جھوٹ۔ روزِ محشر قیامت کا دن۔ رستگار نجات پانے والا۔ زبانِ دروغ جھوٹ کی عادی زبان۔ فروغ روشنی۔ بے وقار بے عزت۔ کذاب جھوٹا۔ خردمند عقلمند۔ عار شرم۔ نیارد نہیں لاتا۔ شمار گنتی۔

دروغ اے برادر مگو زینہار	کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
زنار استی نیست کار بتر	کزو گم شود نام نیک اے پسر

در صنعتِ حق تعالٰی

نگہ کن بریں گنبدِ زر نگار	کہ سقفش بود بے ستون استوار
سراپردۂ چرخِ گردندہ بیں	در و شمعہائے فروزندہ بیں
یکے پاسبان و یکے پادشاہ	یکے داد خواہ و یکے باج خواہ
یکے شادمان و یکے دردمند	یکے کامران و یکے مستمند
یکے باج دار و یکے تاج دار	یکے سرفراز و یکے خاکسار
یکے بر حصیر و یکے بر سریر	یکے در پلاس و یکے در حریر
یکے بے نوا و یکے مال دار	یکے نامدار و یکے کامگار
یکے در غنا و یکے در عَنا	یکے را بقا و یکے را فنا
یکے تندرست و یکے ناتواں	یکے سالخورد و یکے نوجواں
یکے در صواب و یکے در خطا	یکے در دعا و یکے در دغا
یکے نیک کردار و نیک اعتقاد	یکے غرق در بحرِ فسق و فجور
یکے نیک خُلق و یکے تُند خُو	یکے بردبار و یکے جنگ جو
یکے در تنعُّم یکے در عذاب	یکے در مشقت یکے کامیاب

لے خوار ذلیل۔ بتر بہت بُرا (دراصل بدتر تھا) گم شود مٹ جاتا ہے۔ ۲ے صنعت فعل، کاریگری۔ زرنگار سنہرے نقش والا۔ گنبد زرنگار آسمان۔ سقف چھت۔ استوار مضبوط آسمان کو جہاں سے دیکھو گنبد کی مانند نظر آئے اتنے بڑے گنبد کا بغیر ستون کے قائم رہنا قدرت کاملہ کی بہترین مثال ہے۔ سراپردہ خیمہ۔ چرخ آسمان۔ گردندہ گھومنے والا۔ شمعہائے فروزندہ روشنی کرنے والے چراغ، ستارے بیں دیکھ (فائدہ) فلاسفہ کے نزدیک زمین ساکن اور آسمان گردش میں ہے سائنس دان زمین اور دیگر ستاروں کو سورج کے گرد محو گردش مانتے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ زمین و آسمان ساکن ہیں اور شمس و قمر اور دیگر ستارے آسمان میں تیرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ "آیات فرقان در حرکت زمین و آسمان" میں تفصیل ملاحظہ ہو۔ پاسبان چوکیدار، محافظ۔ دادخواہ انصاف چاہنے والا۔ باج خواہ محصول چاہنے والا۔ شادماں خوش۔ کامران کامیاب۔ مستمند حاجت مند، غمگین۔ باج دار محصول دینے والا۔ سرفراز سربلند۔ خاکسار حقیر۔ حصیر چٹائی۔ سریر تخت۔ پلاس ٹاٹ۔ حریر ریشم۔ بے نوا بے سامان۔ کامگار کامیاب۔ غنا مالداری۔ عنا مشقت۔ بقا زندگی۔ فنا موت۔ ناتواں کمزور۔ سالخورد بوڑھا۔ صواب صحیح کار۔ خطا غلطی۔ دغا فریب، دھوکہ۔ غرق ڈوبا ہوا۔ بحر دریا۔ فسق بدکاری۔ فساد خرابی، فتنہ بازی یعنی ایک سنی صحیح عقیدہ اور صحیح عمل والا ہے۔ ایک وہ ہے جس کا عمل درست نہیں اور ایک وہ ہے جس کا عقیدہ درست نہیں اس نے اللہ تعالیٰ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی بارگاہ میں گستاخی کو مذہب بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فتنۂ وہابیت سے محفوظ رکھے۔ تندخو بدمزاج، تیز طبیعت۔ بردبار حوصلے والا۔ جنگجو لڑاکا۔ تنعم خوشحالی۔ آرام۔ عذاب تکلیف۔ مشقت محنت، مصیبت۔

۱ جلالت بزرگی، امیر سردار۔ کمند قید۔ حوادث مصائب۔ اسیر قیدی۔ گلستان باغ۔ راحت آرام۔ مقیم ٹھہرنے والا۔ ندیم ساتھی۔ خرج خرچ۔ عیال بال بچے۔ خرمی خوشی۔ خندہ زن مسکرانے والا شگفتہ۔ آزردہ رنجیدہ، پریشان۔ خاطر دل خیال۔ حزن غمگین۔ کمر بستہ تیار، مستعد۔ مصحف قرآنِ پاک۔ خفتہ سویا ہوا۔ کنج گوشہ۔

یکے در جہانِ جلالت امیر — یکے در کمندِ حوادث اسیر
یکے در گلستانِ راحت مقیم — یکے باغم و رنج و محنت ندیم
یکے را برون رفت از اندازہ مال — یکے در غمِ نان و خرجِ عیال
یکے چوں گُل از خرمی خندہ زن — یکے را دل آزردہ خاطر حزن
یکے بستہ از بہرِ طاعت کمر — یکے در گُنہ بردہ عمرے بسر
یکے راشب و روز مصحف بدست — یکے خفتہ در کنجِ میخانہ مست
یکے پر درِ شرع مسمار وار — یکے در رہِ کفر زنار دار
یکے مقبل و عالم و ہوشیار — یکے مدبر و جاہل و شرمسار
یکے غازی و چابک و پہلوان — یکے بزدل و سست و ترسندہ جان
یکے کاتب اہلِ دیانت ضمیر — یکے دزدِ باطن کہ ناکس دبیر

در منعِ امید از مخلوقات

۲ ازیں پس مکن تکیہ بر روزگار — کہ ناگہ زجانت برآرد دمار
مکن تکیہ بر لشکرِ بے مدد — کہ شاید ز نصرت نیابی مدد
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم — کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم
مکن بد کہ بد بینی از یارِ نیک — نہ روید از تخمِ بد بارِ نیک
بسا پادشاہانِ سلطاں نشاں — بسا پہلوانانِ کشورستاں

میخانہ شراب خانہ۔ مست مدہوش۔ مسمار وار میخ کی طرح قائم اور مضبوط۔ زنار جینو ایک دھاگہ جو ہندوؤں کا علامتی نشان ہے۔ مقبل صاحبِ اقبال، بخت والا۔ عالم دین کے ضروری مسائل جاننے والا۔ ہوشیار چالاک، مدبر بدبخت۔ جاہل دین کے مسائلِ ضروریہ سے بے خبر۔ غازی مجاہد۔ چابک چست۔ ترسندہ جان ڈرنے والی جان والا، ڈرپوک۔ کاتب منشی، لکھنے والا۔ ضمیر دل یعنی ایک قلمکار وہ ہے جس کا دل دیانتدار ہے۔ دزد باطن دل کا چور۔ دبیر منشی۔

۲ ازیں پس اس تمام گفتگو کے بعد۔ تکیہ اعتماد، بھروسہ۔ روزگار زمانہ۔ ناگہ اچانک۔ دمار ہلاکت۔ (فائدہ) موت و حیات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے البتہ دنیا پر اعتماد باعثِ ہلاکت ہے۔ بے مدد ان گنت۔ نصرت امدادِ الٰہی۔ جاہ مرتبہ۔ حشم خدام۔ نہ روید نہیں اگتا۔ تخم بیج۔ بار پھل (یعنی جیسا کروگے، ویسا بھروگے) بسا بہت۔ سلطان نشان غلبے کی علامت والے۔ کشورستان ملک چھیننے والے۔ (فائدہ) اس شعر اور بعد والے تین شعروں کا تعلق "کشیدند سر در گریبانِ خاک" سے ہے ان تمام کا حاصل یہ ہے کہ جاہ و حشم اور بڑے بڑے حسن و جمال والے زیر زمین چلے گئے۔

بسا تند گردانِ لشکر شکن / بسا شیر مردانِ شمشیر زن
بسا ماہرویانِ شمشاد قد / بسا نازنینانِ خورشید خدّ
بسا ماہرویانِ نوخاستہ / بسا نازنینانِ آراستہ
بسا نامدار و بسا کامگار / بسا سروقد و بسا گلعذار
کہ کردند پیراہنِ عمر چاک / کشیدند سر در گریبانِ خاک
چناں خرمنِ عمرشاں شد بباد / کہ ہرگز کسی زاں نشانی نداد
مَنِہ دل بریں منزلِ جانستاں / کہ در وَے نہ بینی دلے شادماں
مَنِہ دل بریں کاخِ خرم ہوا / کہ مے بارد از آسمانش بلا
ثباتی ندارد جہاں اے پسر / بہ غفلت مبر عمر در وے بسر
مکن تکیہ بر ملک و فرماندہی / کہ ناگہ چو فرماں رسد جاں دہی

مَنِہ دل بریں دیرِ ناپائیدار
زِ سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

لہ تند سخت، تیز۔ گُرداں بہادر، طاقتور۔ لشکر شکن لشکر کو شکست دینے والے۔ شمشیر زن تلوار چلانے والے۔ ماہرویاں (ماہرو کی جمع) حسین و خوبصورت لوگ۔ شمشاد سیدھا اور خوشنما درخت جس کے ساتھ حسینوں کے قد کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ نازنیناں ناز و ادا والے لوگ۔ خورشید خد سورج ایسے رخسار والے۔ نوخاستہ نوجوان، نوخیز۔ عروساں دلہنیں آراستہ سنوری ہوئیں۔ نامدار نامور، مشہور۔ سروقد سرو کے قد والے۔ گلعذار پھول ایسے نرم و نازک اور دلربا رخسار والے۔ پیراہن قمیص، لباس۔ چاک کردن پھاڑ دینا، یعنی مر گئے۔ کشیدند سر در گریبانِ خاک مٹی میں سر چھپا لیا۔ خرمن ڈھیر۔ (اس شعر کا مطلب اردو میں اس طرح ادا کیا گیا ہے

نہ قبرِ سکندر نہ ہے گورِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

جانستاں جان لیوا۔ دلے کوئی دل۔ شادماں خوش۔ کاخ محل۔ خرم ہوا اچھی ہوا والا۔ می بارد برستی ہے۔ ثبات پائیداری، مضبوطی۔ غفلت بے خبری، یادِ خدا یا آخرت سے بے خبری۔ عمر بسر کردن عمر گزارنا۔ فرماندہی حکومت۔ فرماں موت کا حکم الٰہی۔ دَیر بت خانہ، مراد دنیا ہے۔

(۲۳ شوال المکرم ۱۲۹۶ھ / ۸ نومبر ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک، یہ مختصر تحریر مکمل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین)